السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

سجدہ سہو کے بارے میں ذو الیدین کی حدیث

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ نے ہمیں دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی۔ (ظہر یا عصر کی) _ابن سیرین نے کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام تو لیا تھا، لیکن میں بھول گیا ہوں_ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مسجد میں رکھی ایک لکڑی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ بہت ہی خفا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔ جو لوگ نماز پڑھ کر جلدی نکل جایا کرتے تھے، وہ مسجد کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ نماز کم کر دی گئی ہے۔ حاضرین میں ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی موجود تھے۔ لیکن انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ حاضرین میں ایک شخص تھے، جن کے ہاتھ لمبے تھے اور انہیں ذوالیدین (دو ہاتھ والے) کہا جاتا تھا۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا ذوالیدین صحیح کہہ رہے ہیں؟ حاضرین بولے کہ جی ہاں! یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور باقی ماندہ نماز پڑھی۔ پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اورجیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیا کرتے تھے، ویسے ہی یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا۔ پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور تکبیر کہی، پھر تکبیر کہی اورجیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیا کرتے تھے ویسے ہی یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے (اس حدیث کے راوی) ابن سیرین سے پوچھا کہ کیا پھر سلام پھیردیا ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بتایا گیا کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیردیا۔

[صحیح] [متفق علیہ]

رسولوں کی جماعت لوگوں میں سب سے زیادہ عقل و شعور کی حامل، ثابت قلب، متحمل مزاج اور اللہ کے حقوق ادا کرنے والی جماعت ہے۔ اس کے باوجود وہ بشری تقاضوں کی حدود سے باہر نہیں تھے۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تو ان صفات میں کامل ترین شخصیت تھی۔ لیکن بایں ہمہ آپ پر بشری حیثیت سے نسیان طاری ہوا؛ تاکہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے سہو کے احکام مشروع فرمائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر یا عصر کي نماز پڑھائی۔ یہاں نماز کی تعیین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دی تھی، لیکن ابن سیرین بھول گئے تھے۔ جب آپ نے پہلی دو رکعتیں پڑھ لیں، تو سلام پھیردیا، چوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کامل تھے، اس لیے آپ کو مکمل کام کیے بغیر دلی اطمینان نہیں ہوتا تھا۔ آپ نماز میں کچھ کمی وخلل محسوس کر رہے تھے، لیکن اس کی وجہ معلوم نہیں کر پا رہے تھے۔ پھر آپ اسی غور وفکر میں اس لکڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے جو سامنے سجدہ کرنے کی جگہ میں تھی اور اپنے ہاتھ کي انگلیوں کو آپس میں ملا لیے۔ جب کہ جلدی کرنے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے اور آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ ضرور کوئی نیا حکم سامنے آیا ہے، یعنی نماز کم کر دی گئی ہے۔ گویا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ نبی ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول چوک سے بالا تر ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسم کی ہیبت کی وجہ سے کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس اہم مسئلے میں آپ سے بات شروع کریں۔ جب کہ اس وقت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی موجود تھے اور انہوں نے آپ کے اندر یک گونہ بے چینی بھی دیکھی تھی۔ لیکن ایک صحابی نے جنھیں لوگ ذوالیدین کہتے تھے اس خاموشی کو توڑا، وہ بولے کہ کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کردی گئی ہے؟ انہوں نے یقین کے ساتھ کوئی بات نہیں کہی، کیوں کہ

اس وقت دونوں باتوں کا احتمال تھا۔ آپ صلی الله عليه وسلم نے اپنے گمان کے مطابق فرمایا: "نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے"۔ اس وقت ذوالیدین کو اس بات کا احساس ہوگیا کہ نماز کم نہیں کی گئ ہے، جب کہ انھیں یہ یقین تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو ہی رکعات پڑھی ہیں، اس سے وہ سمجھ گئے کہ آپ بھول گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے کہا :بلکہ آپ بھول گئے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کی بات کي تصدیق ضروری سمجھی، کیوں کہ وہ نماز پوری ہو جانے کے سلسلے میں آپ کے گمان کے خلاف تھی۔ چنانچہ ان کی تائید کے ارادے سے اپنے ارد گرد موجود صحابہ سے کہا: کیا ذوالیدین جو کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے کہ میں نے صرف دو ہی رکعت نماز پڑھی ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: ہاں! اب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، چھوٹی ہوئی نماز پڑھی۔ تشہد کے بعد سلام پھیرا۔ پھر بیٹھے بیٹھے تکبیر کہی اور نماز کے اندر کے سجدے کی طرح یا اس سے بھی لمبا سجدہ کیا۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا اورتکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی طرح یا ان سے بھی لمبا سجدہ کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر سلام پھیرا اور تشہد میں نہیں بیٹھے۔

https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/4853